ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-47

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

حفصہ الطاف
ریسرچ سکالر ہزارہ یونیورسٹی
ڈاکٹر الطاف یوسف زئی
ایسوسی ایٹ پروفیسر ہزارہ یونیورسٹی
ڈاکٹر رابعہ شاہ
لیکچرر ہزارہ یونیورسٹی

"ننھے منوں کے لیے ننھی منی نظمیں" از خاطر غزنوی میں اصلاحی موضوعات کا مطالعہ

Hafsa Altaf *
Research Scholar, Hazara University.
Dr. Altaf Yousafzai
Associate Professor, Department of Urdu, Hazara University,
Dr.Rabia Shah
Lecturer, Hazara University.
***Corresponding Author:**

An Analytical Study of Reformative Themes in Nanhe Munnoñ ke Liye Nanhi Munni Nazmein by Khatir Ghaznavi

This study critically examines the reformative themes in Khatir Ghaznavi's children's poetry collection Nanhe Munon ke Liye Nanhi Munni Nazmein. The research explores how the poet combines entertainment with moral, educational, social, and cultural values to foster children's character development. Through simple language, rhythmic expression, and child-centered imagery, Ghaznavi promotes honesty, discipline, respect for parents and teachers, love for nature, patriotism, cleanliness, cooperation, and the importance of education. The study further highlights the poet's effective use of familiar experiences, natural objects, and everyday situations to convey

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-47

ethical lessons without direct preaching. The findings reveal that the collection is a valuable contribution to Urdu children's literature, successfully integrating aesthetic appeal with reformative objectives and supporting the intellectual, emotional, and moral growth of young readers.

KEY WORDS: *Khatir Ghaznavi، Urdu Children's Literature ،Reformative Themes ،Moral Education ،Character Building ،Children's Poetry ،Ethical Values ،Child Psychology ،Educational Literature ،Social and Cultural Values.*

ادب کسی بھی معاشرے کی فکری، اخلاقی اور تہذیبی زندگی کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ یہی ادب جب بچوں کے لیے تخلیق کیا جاتا ہے تو اس کی اہمیت کئی گنا بڑھ جاتی ہے، کیونکہ بچے مستقبل کے معمار ہوتے ہیں اور ان کی شخصیت کی تعمیر میں ابتدائی تعلیم و تربیت بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ ادبِ اطفال کا اصل مقصد صرف بچوں کو محظوظ کرنا نہیں بلکہ ان کے کردار، فکر، اخلاق اور شعور کی مثبت تشکیل بھی ہے۔ ایک کامیاب ادیب وہی ہوتا ہے جو بچوں کی نفسیات کو مد نظر رکھتے ہوئے ایسی تخلیقات پیش کرے جن میں تفریح کے ساتھ اصلاح اور تربیت بھی شامل ہو۔ اردو ادب میں کئی ادیبوں نے اس مقصد کے لیے نمایاں خدمات انجام دی ہیں، جن میں خاطر غزنوی کا نام خصوصی اہمیت رکھتا ہے۔ خاطر غزنوی بنیادی طور پر شاعر، ادیب، نقاد، مترجم اور ماہرِ لسانیات ہیں، لیکن ادبِ اطفال میں ان کی خدمات بھی نہایت قابلِ قدر ہیں۔ انہوں نے بچوں کے لیے ایسی نظمیں تخلیق کیں جو سادہ زبان، مترنم آہنگ اور دلکش اسلوب کے ساتھ ساتھ اصلاحی اور تعمیری عناصر سے بھی بھرپور ہیں۔ ان کی کتاب **"ننھے منوں کے لیے ننھی منی نظمیں"** بچوں کی ذہنی، اخلاقی، سماجی اور تعلیمی تربیت کا ایک جامع نمونہ ہے۔ اس مجموعے میں شامل ہر نظم کسی نہ کسی اصلاحی مقصد کی حامل ہے اور بچوں کو روزمرہ زندگی کے بنیادی آداب، اخلاقی اقدار، خاندانی تعلقات، وطن دوستی، محنت، نظم و ضبط، فطرت سے محبت اور تعلیم کی اہمیت سے روشناس کراتی ہے۔

> زیر نظر کتاب (ننھی منی نظمیں) اُردو کے مشہور شاعر خاطر غزنوی کی تحریر ہے اُنھوں نے
> یہ خوبصورت نظمیں لکھتے وقت بچوں کی نفسیات کو مدِ نظر رکھا ہے یہ نظمیں دلچسپ بھی ہیں
> اور اُن کا مطالعہ بچوں کی معلومات خصوصاً ذخیرہ الفاظ میں اضافے کا باعث بھی ہو گا۔"(۱)

خاطر غزنوی کی شاعری کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ وہ اصلاحی پیغام کو براہِ راست نصیحت کی صورت میں پیش نہیں کرتے بلکہ بچوں کی دلچسپی، کھیل، رنگ، فطرت اور روزمرہ کے تجربات کے ذریعے ان کے ذہن و دل تک پہنچاتے ہیں۔ یہی انداز ان کی نظموں کو بچوں کے لیے زیادہ مؤثر اور پائیدار بناتا ہے۔ ان کے ہاں

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-47

اخلاقی تعلیم اور جمالیاتی حسن ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح مربوط ہیں کہ قاری تفریح کے ساتھ ساتھ لاشعوری طور پر مثبت اقدار بھی سیکھ لیتا ہے۔

ادبِ اطفال میں اصلاحی موضوعات کی اہمیت اس لیے بھی زیادہ ہے کہ بچپن انسانی شخصیت کی تشکیل کا بنیادی دور ہوتا ہے۔ اسی عمر میں بچوں کی عادات، رویے، اخلاق، سوچ اور معاشرتی شعور پروان چڑھتے ہیں۔ اگر اس مرحلے پر انہیں معیاری ادب میسر آئے تو وہ مستقبل میں ایک باکردار، ذمہ دار اور باشعور شہری بن سکتے ہیں۔ خاطر غزنوی نے اسی حقیقت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اپنی نظموں میں ایسے موضوعات منتخب کیے ہیں جو بچوں کے لیے نہ صرف دلچسپ ہیں بلکہ ان کی شخصیت سازی میں بھی مؤثر کردار ادا کرتے ہیں۔ **ڈاکٹر محمد سلیم اختر** لکھتے ہیں:

> "بچوں کا ادب وہی کامیاب ہے جو تعلیم و تربیت کو تفریح کے سانچے میں ڈھال کر پیش کرے، تاکہ بچہ غیر محسوس انداز میں مثبت اقدار اختیار کرے۔"(۲)

اصلاحی ادب سے مراد وہ ادبی تخلیقات ہیں جن کا بنیادی مقصد معاشرے میں مثبت اخلاقی، سماجی اور فکری تبدیلی پیدا کرنا ہو۔ بچوں کے ادب میں اصلاحی پہلو اس لیے زیادہ اہمیت رکھتا ہے کیونکہ بچہ تقلید کے ذریعے سیکھتا ہے۔ اگر اسے ایسے کردار، واقعات اور نظمیں پڑھنے کو ملیں جن میں اچھے اخلاق، محبت، سچائی، دیانت، محنت اور نظم وضبط کا درس موجود ہو تو وہ انہی اقدار کو اپنی زندگی کا حصہ بناتا ہے۔

اردو ادبِ اطفال کی روایت میں اصلاح ہمیشہ ایک بنیادی مقصد رہی ہے۔ اگرچہ ابتدا میں بچوں کا ادب زیادہ تر مذہبی تعلیم تک محدود تھا، لیکن بعد میں اس میں معاشرتی، نفسیاتی، قومی اور اخلاقی موضوعات بھی شامل ہوتے گئے۔ جدید ادبِ اطفال میں اصلاح کا تصور محض نصیحت تک محدود نہیں بلکہ بچوں کی شخصیت کی ہمہ جہت تعمیر سے وابستہ ہو گیا ہے۔ اس لیے جدید ادیب بچوں کو براہِ راست احکام دینے کے بجائے کہانی، نظم، مکالمے، علامت اور تمثیل کے ذریعے ان کے اندر مثبت رویے پیدا کرتے ہیں۔ خاطر غزنوی بھی اسی جدید اصلاحی رجحان کے نمائندہ شاعر ہیں۔ ان کی نظموں میں کہیں بھی خشک وعظ یا بوجھل نصیحت محسوس نہیں ہوتی بلکہ وہ کھیل، رنگ، فطرت، جانوروں، پھولوں، رشتوں اور روزمرہ زندگی کے عام مناظر کے ذریعے بچوں کے دل میں مثبت اقدار پیدا کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی نظمیں بچوں کے لیے دلچسپ بھی ہیں اور تربیتی اعتبار سے مؤثر بھی۔

تعلیم و تربیت کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ بچپن میں حاصل ہونے والے اخلاقی تصورات پوری زندگی انسان کے کردار پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ اسی لیے ادبِ اطفال میں اصلاحی موضوعات کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-47

بچوں کی نفسیات یہ تقاضا کرتی ہے کہ انہیں پیچیدہ فلسفیانہ گفتگو کے بجائے آسان، دلچسپ اور دلکش انداز میں مثبت اقدار سکھائی جائیں۔ خاطر غزنوی کی بچوں کے لیے کی گئی شاعری اسی اصول پر استوار ہے۔

ان کی نظموں میں اصلاحی عناصر کو کئی جہات میں تقسیم کیا جا سکتا ہے جیسا کہ اخلاقی اصلاح، تعلیمی اصلاح، سماجی اصلاح، خاندانی تربیت، قومی شعور، ماحولیاتی آگاہی، مذہبی و تہذیبی اقدار، نفسیاتی تربیت، مثبت طرزِ فکر، حسنِ ذوق اور جمالیاتی تربیت وغیرہ شامل ہیں۔ یہ تمام عناصر مل کر ان کی شاعری کو محض بچوں کی تفریح نہیں رہنے دیتے بلکہ اسے ایک مکمل تربیتی نصاب کی صورت عطا کرتے ہیں۔ خاطر غزنوی کی بچوں کے لیے لکھی گئی نظمیں صرف تفریح کا ذریعہ نہیں بلکہ اصلاح و تربیت کا مؤثر وسیلہ بھی ہیں۔ ان کی ہر نظم کسی نہ کسی اخلاقی، سماجی یا تعلیمی پہلو کو اجاگر کرتی ہے۔ شاعر بچوں کی نفسیات، ان کے ذوق اور ان کی ذہنی سطح کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسے موضوعات کا انتخاب کرتا ہے جو بیک وقت دلچسپ بھی ہوں اور تربیتی لحاظ سے مفید بھی۔ ان کی نظموں میں اصلاح کا انداز براہِ راست نصیحت پر مبنی نہیں بلکہ شعری حسن، موسیقیت اور منظر نگاری کے ذریعے بچوں کے شعور میں مثبت اقدار منتقل کی جاتی ہیں۔

کتاب کی پہلی نظم "گنتی" بظاہر اعداد سکھانے کے لیے لکھی گئی ہے، لیکن حقیقت میں اس کے اندر کئی اصلاحی اور تربیتی جہات موجود ہیں۔ شاعر نے ایک سے دس تک کے اعداد کو اس انداز میں پیش کیا ہے کہ بچے کھیل ہی کھیل میں گنتی بھی سیکھ لیتے ہیں اور مختلف معاشرتی و خاندانی رشتوں سے بھی آشنا ہو جاتے ہیں۔

ایک اکن ایک ماموں لایا کیک
دو اکن دو امی بولی لو
تین اکن تین چچا گیا چین
چار اکن چار چاچی لائی کار
پانچ اکن پانچ خالو بولے سانچ
چھ اکن چھ خالہ اچھی ہے
سات اکن سات بھیا کی بارات
آٹھ اکن آٹھ منے کے ہیں ٹھاٹھ
نو اکن نو آپا لائی جو
دس اکن دس ابا بولے بس (۳)

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-47

اس نظم کی پہلی اصلاحی خصوصیت **تعلیمی اصلاح** ہے۔ بچوں کو ابتدائی تعلیم ہمیشہ دلچسپ انداز میں دی جاتی ہے تاکہ ان کی دلچسپی برقرار رہے۔ خاطر غزنوی نے اعداد کو خشک انداز میں بیان کرنے کے بجائے ان کے ساتھ روزمرہ زندگی کی چیزوں اور رشتوں کو جوڑ دیا ہے۔ اس سے بچہ محض گنتی یاد نہیں کرتا بلکہ اس کی زبان، حافظہ اور مشاہدہ بھی مضبوط ہوتا ہے۔ دوسرا اہم اصلاحی پہلو **خاندانی نظام کا شعور** ہے۔ نظم میں ماموں، امی، چچا، چاچی، خالو، خالہ، بھیا، آپا اور ابا جیسے رشتوں کا ذکر بچوں کے ذہن میں خاندان کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ جدید معاشرتی زندگی میں جہاں خاندانی رشتوں میں فاصلے بڑھ رہے ہیں، وہاں ایسی نظمیں بچوں کے اندر محبت، احترام اور تعلق داری کے جذبات کو مضبوط کرتی ہیں۔ اسی طرح نظم میں بچوں کی پسندیدہ اشیاء مثلاً کیک، کار اور دیگر چیزوں کا ذکر بھی موجود ہے۔ اس سے شاعر بچوں کی نفسیات کو سمجھتے ہوئے ان کی دلچسپی برقرار رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نظم نصیحت کے بجائے کھیل محسوس ہوتی ہے۔ نفسیاتی اعتبار سے دیکھا جائے تو اس نظم میں مختصر مصرعے، قافیہ بندی اور مسلسل ردھم بچے کے حافظے کو متحرک کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بچہ اسے جلد یاد کر لیتا ہے۔ جدید تعلیمی نفسیات بھی یہی اصول پیش کرتی ہے کہ ابتدائی تعلیم موسیقیت اور کھیل کے ذریعے زیادہ مؤثر بنتی ہے۔ یوں "گنتی" صرف اعداد کی نظم نہیں بلکہ ابتدائی تعلیم، خاندانی شعور، لسانی تربیت اور سماجی اقدار کا حسین امتزاج ہے۔

خاطر غزنوی کی نظم "عید" بچوں کے لیے مذہبی تہوار کی خوشیوں کا بیان ضرور ہے، لیکن اس کے اندر کئی اصلاحی اور اخلاقی پہلو بھی پوشیدہ ہیں۔ سب سے پہلے یہ نظم بچوں کو **اسلامی تہذیب اور مذہبی روایات** سے روشناس کراتی ہے۔ عید مسلمانوں کی اجتماعی خوشی کا دن ہے۔ شاعر بچوں کو بتاتا ہے کہ عید صرف نئے کپڑے پہننے کا نام نہیں بلکہ خوشی، محبت، بھائی چارے اور اجتماعیت کا نام بھی ہے۔ نظم میں مختلف رنگوں کے کپڑوں، کھیلوں اور جھولوں کا ذکر بچوں کے اندر **مثبت طرزِ تفریح** پیدا کرتا ہے۔

عید آئی عید آئی
کھیل تماشے جھولے لائی
رنگ برنگے اور چمکیلے
سبز گلابی اور نیلے
اور دے پیلے جوڑے لائی
عید آئی عید آئی

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-47
ماخذ تحقیقی مجلہ

میلے کو اب جائیں گے ہم
اچھی چیزیں کھائیں گے ہم
ٹافی بسکٹ اور مٹھائی
عید آئی عید آئی (۳)

شاعر بچوں کو ایسی سرگرمیوں کی طرف راغب کرتا ہے جو صحت مند معاشرتی زندگی کا حصہ ہیں۔اسی طرح نظم کا سب سے نمایاں اصلاحی پہلو **بہن بھائیوں کی محبت** ہے۔ شاعر دکھاتا ہے کہ عید کی خوشیاں صرف اپنی ذات تک محدود نہیں بلکہ خاندان کے تمام افراد کے ساتھ وابستہ ہیں۔ بھائی اپنی بہن کے لیے تحفہ لاتا ہے اور بہن محبت سے اسے قبول کرتی ہے۔ اس سے بچوں میں ایثار، محبت اور خاندانی وابستگی پیدا ہوتی ہے۔اسی طرح شاعر بچوں کو **شکر گزاری** کا سبق بھی دیتا ہے۔ عید کی خوشیوں کا احساس دراصل اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ اگرچہ شاعر نے براہِ راست نصیحت نہیں کی لیکن نظم کا مجموعی ماحول اسی جذبے کی نمائندگی کرتا ہے معاشرتی نقطۂ نظر سے یہ نظم بچوں کو اجتماعی زندگی، میل جول، خوش اخلاقی اور دوسروں کی خوشیوں میں شریک ہونے کا درس دیتی ہے۔اس طرح عید کی خوشی ایک انفرادی کیفیت نہیں رہتی بلکہ ایک سماجی اور اخلاقی قدر بن جاتی ہے۔

نظم "صبح" خاطر غزنوی کی اصلاحی فکر کا بہترین نمونہ ہے۔ اس نظم میں شاعر نے صبح کے وقت کی مصروف زندگی کو بچوں کے سامنے اس انداز میں پیش کیا ہے کہ وہ نظم، وقت اور ذمہ داری کی اہمیت کو محسوس کرنے لگتے ہیں۔اس نظم کا بنیادی اصلاحی موضوع **وقت کی پابندی** ہے۔ شاعر گھنٹا گھر، اسکول کی گھنٹی، سائیکل، لاری اور تانگے کی آوازوں کے ذریعے بچوں کو یہ احساس دلاتا ہے کہ زندگی نظم وضبط سے چلتی ہے۔ ہر آواز ایک نئی ذمہ داری کی یاد دہانی ہے۔ دوسرا اہم پہلو **سحر خیزی** ہے۔ اسلام اور جدید تعلیم دونوں صبح جلدی اٹھنے کو صحت اور کامیابی کا ذریعہ قرار دیتے ہیں۔ شاعر بچوں کو صبح کی مصروف فضا دکھا کر انہیں وقت پر بیدار ہونے اور اپنے کام انجام دینے کی ترغیب دیتا ہے۔

ٹن ٹن ٹن ٹن۔۔۔ ٹن ٹن ٹن ٹن
بج گیا گھنٹا گھر کا گھنٹا
ٹن ٹن ٹن ٹن۔۔۔ ٹن ٹن ٹن ٹی

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-47

بجنے لگی اسکول کی گھنٹی
ٹن ٹن ٹن ٹن۔۔۔ٹن ٹن ٹن ٹاری
وہ گزری چھڑکاؤ کی لاری
ٹن ٹن ٹن ٹن۔۔۔ٹن ٹن ٹن ٹائی
ہٹ جا بچ جا۔۔۔۔تانگے آئے
ٹن ٹن ٹن ٹن۔۔۔۔ٹن ٹن ٹن ٹائی
گھنٹی بجاتی سائیکل آئی (۴)

اس نظم میں **شہری زندگی کی تربیت** بھی موجود ہے۔ بچے راستے میں گاڑیاں، جانور، بازار اور مختلف لوگوں کو دیکھتے ہیں۔ شاعر ان تمام مناظر کو نظم میں شامل کر کے بچوں کے مشاہدے کو وسیع کرتا ہے۔ ساتھ ہی سڑک پر احتیاط سے چلنے اور نظم وضبط کا سبق بھی دیتا ہے۔ نظم میں ناز نامی بچی کا کردار بھی اصلاحی اہمیت رکھتا ہے۔ وہ اسکول دیر سے پہنچنے کی فکر کرتی ہے۔ یہ کردار بچوں کو احساس دلاتا ہے کہ تعلیم ذمہ داری کا تقاضا کرتی ہے اور وقت کی پابندی طالب علم کی بنیادی صفت ہونی چاہیے۔ ادبی اعتبار سے شاعر نے "ٹن ٹن" جیسی صوتی تکرار کے ذریعے موسیقیت پیدا کی ہے، جس سے نظم بچوں کے لیے مزید دلچسپ ہو جاتی ہے۔ یہی فنی حسن اصلاحی مقصد کو مؤثر بنا دیتا ہے۔

نظم **"ننھی "** بچوں کی معصوم نفسیات کی نہایت خوبصورت عکاسی کرتی ہے۔ شاعر نے ایک چھوٹی بچی کی خواہش کو بنیاد بنا کر تعلیم، فطرت اور مثبت سوچ کو ایک ہی نظم میں سمو دیا ہے۔ نظم کا سب سے نمایاں اصلاحی پہلو **تعلیم کی اہمیت** ہے۔ ننھی بچی اپنے بڑے بہن بھائیوں کو اسکول جاتے دیکھ کر خود بھی تعلیم حاصل کرنے کی خواہش رکھتی ہے۔ شاعر اس خواہش کو بچوں کے لیے ایک مثبت محرک بناتا ہے۔

منی نے پہنا ریشم کا جوڑا
بیری کا جھولا بنا ہے گھوڑا
چابک نہ کھائی منہ بنا موڑا
منی کی چنری گھوڑے کی دم ہے
گھوڑا ہے ایسا پاؤں نہ سم ہے

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-47

منی جو کہہ دے نظروں سے گم ہے[۵]

اس نظم میں **فطرت سے محبت** کا درس بھی موجود ہے۔ باغ، مالی، پودے اور پانی کا منظر بچوں کو **قدرت** کے قریب لے جاتا ہے۔ اس سے ان کے اندر ماحول دوستی اور حسنِ فطرت کا شعور پیدا ہوتا ہے۔ نفسیاتی **اعتبار** سے نظم یہ واضح کرتی ہے کہ بچے اپنے ارد گرد کے ماحول سے سیکھتے ہیں۔ ننھی بچی مالی کو پودوں کو پانی دیتے دیکھ کر یہ نتیجہ اخذ کرتی ہے کہ اگر اسے بھی پانی دیا جائے تو وہ جلد بڑی ہو جائے گی۔ یہ استدلال بچوں کی معصوم ذہنی کیفیت کی خوبصورت ترجمانی کرتا ہے۔ اصلاحی اعتبار سے شاعر بچوں کو یہ پیغام دیتا ہے کہ ہر ترقی صبر، محنت اور وقت کے ساتھ حاصل ہوتی ہے۔ اگرچہ بچی جلد بڑی ہونا چاہتی ہے، لیکن قاری سمجھ جاتا ہے کہ قدرت کے اپنے اصول ہوتے ہیں۔ اس طرح شاعر بالواسطہ طور پر صبر اور تدریج کا سبق بھی دیتا ہے۔ مزید یہ کہ نظم بچوں میں **تعلیم کے شوق** کو فطری انداز میں بیدار کرتی ہے۔ یہاں اسکول کو سزا یا بوجھ نہیں بلکہ ایک خوشگوار منزل کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جو جدید تعلیمی نفسیات کے مطابق ایک مؤثر اسلوب ہے۔

نظم "پھول" بچوں کو حسنِ فطرت سے روشناس کرانے والی ایک نہایت خوبصورت نظم ہے۔ شاعر پھولوں کے رنگ، خوشبو اور خوبصورتی کو اس انداز میں بیان کرتا ہے کہ بچے فطرت کی نعمتوں سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ اس نظم کا بنیادی اصلاحی پہلو **حسنِ ذوق کی تربیت** ہے۔ بچے جب خوبصورتی کو محسوس کرنا سیکھتے ہیں تو ان کے اندر نفاست، پاکیزگی اور جمالیاتی شعور پیدا ہوتا ہے۔ خاطر غزنوی پھولوں کو صرف دیکھنے کی چیز نہیں بناتے بلکہ انہیں اخلاقی حسن کی علامت بنا دیتے ہیں۔ پھول اپنی خوشبو سب میں بانٹتے ہیں اور کسی سے امتیاز نہیں کرتے۔ اگرچہ شاعر نے یہ بات براہِ راست نہیں کہی، لیکن نظم کے مجموعی تاثر سے یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ انسان کو بھی دوسروں کے لیے فائدہ مند ہونا چاہیے۔ اس طرح بچوں میں **ایثار، محبت اور خدمتِ خلق** کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اس نظم میں **صفائی اور پاکیزگی** کا تصور بھی نمایاں ہے۔ پھول ہمیشہ صاف اور خوشبودار ماحول کی علامت ہوتے ہیں۔ بچے لاشعوری طور پر صفائی اور خوبصورتی کو ایک **مثبت قدر** کے طور پر قبول کرتے ہیں۔

تتلی بچوں کی پسندیدہ مخلوق ہے۔ خاطر غزنوی نے اسی دلچسپی کو اصلاحی مقصد کے لیے استعمال کیا ہے۔ تتلی مختلف پھولوں پر منڈلاتی ہے لیکن کسی پھول کو نقصان نہیں پہنچاتی۔ شاعر بچوں کو یہ احساس دلاتا ہے کہ خوبصورتی سے لطف اندوز ہونا چاہیے لیکن کسی چیز کو نقصان نہیں پہنچانا چاہیے۔

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-47

ننھی منی پیاری تتلی
نیلی پیلی کالی چتلی
پیارے پیارے رنگوں والی
پر ہیں جیسے نازک جالی
پھولوں کی پتی کی صورت ہے
اڑتی پھرتی یہ مورت ہے(۶)

اس نظم کا اہم اصلاحی پہلو **قدرت سے محبت** ہے۔ جدید دور میں ماحولیاتی مسائل بڑھتے جا رہے ہیں، اس لیے بچوں میں فطرت اور حیاتیاتی تنوع کے احترام کا جذبہ پیدا کرنا نہایت ضروری ہے۔ شاعر نہایت سادہ انداز میں یہی شعور پیدا کرتا ہے۔ تتلی کے مختلف رنگ بچوں کے اندر **تخلیقی صلاحیتوں** کو بھی ابھارتے ہیں۔ رنگوں سے محبت انسان کے جمالیاتی احساس کو مضبوط کرتی ہے، جس کا اثر شخصیت کی مثبت تعمیر پر پڑتا ہے۔نفسیاتی اعتبار سے تتلی بچوں کی آزادی، خوشی اور معصومیت کی علامت بن جاتی ہے۔ شاعر انہیں یہ پیغام دیتا ہے کہ زندگی خوبصورتی، محبت اور امن کے ساتھ گزارنی چاہیے۔ کچھ لوگ تتلی کو تشبیہ کے طور پر بھی استعمال کرتے ہیں اس حوالے سے تسکین آفاق نے لکھا ہے کہ:

"شاعروں، ادیبوں اور فنکاروں نے کئی جگہوں پر اپنی ہی جذبات کی عکاسی کے لیے تتلیوں کو بطور تشبیہ استعمال کیا ہے اور تتلی کے حوالے سے کئی ضرب المثل بھی ہیں کہ تتلی کی موجودگی کو تبدیلی کی علامت کے طور پر ظاہر کیا جاتا ہے اس کے علاوہ تتلی کو جوان محبت ، جشن اور پاکیزہ روح یا فرشتے کی علامت کی طور پر بھی کہانیوں، کہاوتوں اور ناولوں میں استعمال کیا جاتا ہے اور تتلی کو زندگی کی خوبصورتی گردانا جاتا ہے۔"(۷)

نظم بادل فطرت کے ایک اہم مظہر کو بچوں کے سامنے پیش کرتی ہے۔ بارش زندگی کی علامت ہے۔ شاعر بادلوں کی آمد، بارش اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی خوشحالی کو بچوں کی زبان میں بیان کرتا ہے۔ یہ نظم بچوں میں **قدرتی نظام کے احترام** کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ بچے سمجھتے ہیں کہ بارش صرف کھیل کا ذریعہ نہیں بلکہ کھیتوں، باغات اور انسانوں کی زندگی کے لیے ضروری ہے۔ جیسا کہ:

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-47
ماخذ تحقیقی مجلہ

شور مچاتے اُٹھے بادل
زور لگاتے اُٹھے بادل
اب ہیں گورے اب ہیں کالے
اب ہے لال اور اب مٹیالے
کیا کیا رنگ بدلتے آئے
پل میں ہاتھی پل میں گائے
پل میں روئی کا ایک ڈھیر
پل میں بکری پل میں شیر
ابھی تھا پاؤ اب ہے سیر
ابھی تھا تیتر ابھی بٹیر (۸)

اصلاحی نقطۂ نظر سے شاعر بچوں کو **اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر** کرنے کی طرف بھی متوجہ کرتا ہے۔ بارش انسان کے اختیار میں نہیں بلکہ قدرت کا عطیہ ہے، اس لیے اس پر شکر ادا کرنا چاہیے۔اسی طرح نظم بچوں کے اندر **مشاہدے کی قوت** بھی پیدا کرتی ہے۔ وہ آسمان، بادل، ہوا اور بارش کے تعلق کو سمجھنے لگتے ہیں، جس سے ان کی سائنسی سوچ بھی فروغ پاتی ہے۔ خاطر غزنوی نے اس نظم میں بچوں کے لیے نئے نئے پہلو عیاں کیے ہیں اور نئے نئے موضوعات تخلیق کیے ہیں۔اس نظم میں سب سے پہلا پہلو بادلوں کا اُبھار اور اُن کا شور ہے جن کو شاعر نے زندہ کردار بنا کر پیش کیا ہے اور اس میں بادلوں کے ٹولے کا فوج کے ہجوم یا کوئی طاقتور گروہ بنا کر پیش کیا گیا ہے۔

اسی طرح دوسرا پہلو اس نظم میں رنگوں کی تبدیلی ہے جس سے بچے روزمرہ زندگی میں بھی محسوس ہوتے ہیں اور اس سے بچوں میں غور و فکر کی صلاحیت کو اجاگر کیا گیا ہے کہ ایک پل میں انسانی زندگی کی کیفیات بھی بدل جاتی ہیں۔مزید اگر دیکھا جائے تو نظم کا تیسرا پہلو آوازوں کا بدلنا ہے شاعر نے اس نظم میں صوتی آہنگ کو برقرار رکھتے ہوئے بچوں کی نفسیات کو مد نظر رکھ کر بادلوں کی مختلف آوازوں کا ذکر کیا ہے اور ان آوازوں سے بچے کبھی ڈرتے ہیں خاموش ہوتے ہیں اور کبھی اُن بالوں سے گرنے والی بارش کی بوند کی ٹپ ٹپ سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

یہ نظم خاطر غزنوی کی اصلاحی شاعری کا نہایت دلچسپ نمونہ ہے۔شاعر نے جانوروں کے کرداروں کے ذریعے معاشرتی زندگی کی تصویر پیش کی ہے۔جانوروں کے مختلف کردار بچوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں، لیکن ان کے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-47
ماخذ تحقیقی مجلہ

ذریعے شاعر **اتحاد، تعاون اور باہمی ہم آہنگی** کا پیغام دیتا ہے۔ بچوں کی نفسیات کے مطابق جانوروں کی کہانیاں اور نظمیں ہمیشہ زیادہ پسند کی جاتی ہیں۔ شاعر اسی دلچسپی کو استعمال کرتے ہوئے یہ سبق دیتا ہے کہ معاشرے کی خوشحالی باہمی تعاون سے ممکن ہے۔

بھیڑ نے اپنا لیلا بھیجا
گائے نے بھی بچھڑا بھیجا
کتے کا پلا بھی آیا
الو کا پٹھا بھی آیا
مرغی کے چوزے بھی آئے
بطخ کے بچے بھی آئے
گھوڑے کا چالاک بچھڑا
بھینس کے کٹرے کے ساتھ آیا(۹)

نظم میں خوشی، کھیل اور اجتماعیت کا ماحول بچوں کے اندر **سماجی میل جول** کی اہمیت اجاگر کرتا ہے۔ وہ یہ سیکھتے ہیں کہ دوسروں کے ساتھ مل کر رہنا زندگی کو خوشگوار بناتا ہے۔ اس نظم کا ایک اہم اصلاحی پہلو **عدم تشدد** بھی ہے۔ جنگل کے جانور خوف اور لڑائی کے بجائے خوشی اور امن کی علامت بن کر سامنے آتے ہیں، جس سے بچوں میں امن پسند رویے پروان چڑھتے ہیں۔

خاطر غزنوی کی نظم "لاہور "بچوں کو اپنے وطن، تہذیب اور ثقافت سے متعارف کرانے والی اہم نظم ہے۔ شاعر لاہور کے تاریخی اور ثقافتی پہلوؤں کو بچوں کی زبان میں بیان کرتا ہے تاکہ ان کے اندر اپنے ملک سے محبت پیدا ہو۔ یہ نظم **حب الوطنی** کے جذبے کو فروغ دیتی ہے۔ بچے اپنے شہروں، تاریخی مقامات اور **قومی ورثے** پر فخر کرنا سیکھتے ہیں۔ اگر لاہور شہر کی خوبصورتی کی بات کی جائے تو اس کے بارے میں ایک ضرب المثل مشہور ہے کہ اصفہان اور شیراز دونوں مل کر بھی خوبصورتی میں لاہور کے برابر نہیں۔ اس حوالے سے **محمد عدنان اکبری نقیبی** لکھتے ہیں

"" لاہور پاکستان کا دل کہلاتا ہے لاہور کی تاریخی حیثیت مسلمہ ہے جو عراق کے شیراز بیل اور شام کے شہر دمشق کی طرح ابتدا سے آج تک زندہ اور پائندہ ہے ایران کے شہر اصفہان

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-47

کو نصف جہان کہا جاتا ہے لیکن یہ ضرب المثل بھی مشہور ہے کہ اصفہان اور شیراز دونوں مل کر بھی لاہور جتنے خوبصورت نہیں ہو سکتے "(۱۰)

یہاں پر شاعر نے نظم کے عنوان کو ایک علامت کے طور پر پیش کیا ہے اور اس میں بچوں کو جغرافیائی آگاہی کے طور پر پاکستان کے ایک بڑے شہر کو نظم کے ذریعے انتہائی آسان الفاظ میں سمجھایا گیا ہے۔

آگے دایاں پیچھے بایاں
قدم اٹھاؤ جیسے مور
یوں پہنچو گئے تم لاہور (۱۱)

ثقافتی اعتبار سے شاعر بچوں کو یہ احساس دلاتا ہے کہ ہر شہر کی اپنی شناخت اور تاریخی اہمیت ہوتی ہے، جس کا احترام کرنا چاہیے۔ اصلاحی نقطۂ نظر سے یہ نظم بچوں میں **قومی وحدت، ثقافتی آگاہی** اور **تاریخی شعور** پیدا کرتی ہے۔ ایسے موضوعات مستقبل میں باشعور شہری کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح خاطر کی ایک نظم "ڈاچی" کے عنوان سے ہے جو پنجاب کی دیہی تہذیب کی نمائندہ نظم ہے۔ شاعر ایک عام دیہی منظر کے ذریعے بچوں کو محنت، سادگی اور دیہی زندگی کی اہمیت سے آگاہ کرتا ہے اس نظم میں جانور انسان کے معاون اور مددگار کے طور پر سامنے آتے ہیں۔ بچے یہ سیکھتے ہیں کہ جانور بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور انسان کی زندگی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ نظم بچوں میں **محنت کی عظمت** کا احساس پیدا کرتی ہے۔ دیہی زندگی کی سادگی اور مسلسل محنت بچوں کو یہ سبق دیتی ہے کہ ترقی کا راستہ محنت اور جدوجہد سے ہو کر گزرتا ہے۔ ساتھ ہی بچوں کے اندر **جانوروں سے حسنِ سلوک** اور **دیہی ثقافت کے احترام** کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے جو ان کی سماجی تربیت کا اہم حصہ ہے۔ مجموعی طور پر اگر دیکھا جائے تو "خاطر غزنوی کی کتاب "ننھے منے بچوں کے لیے ننھی منی نظمیں" اردو ادبِ اطفال کا ایک اہم سرمایہ ہے۔ اس میں شامل نظمیں بچوں کو محض تفریح فراہم نہیں کرتیں بلکہ ان کی فکری، اخلاقی، سماجی اور جمالیاتی تربیت کا بھی مؤثر ذریعہ بنتی ہیں۔ شاعر نے بچوں کی معصوم نفسیات، دلچسپیوں اور فطری رجحانات کو سامنے رکھتے ہوئے اصلاحی موضوعات کو نہایت خوبصورتی سے نظم کیا ہے۔ ان کی شاعری میں محبت، محنت، دیانت، خاندانی وابستگی، حب الوطنی، ماحول دوستی اور حسنِ اخلاق جیسے اوصاف فنی حسن کے ساتھ جلوہ گر ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ مجموعہ اردو ادبِ اطفال میں ایک منفرد اور قابلِ قدر مقام رکھتا ہے اور نئی نسل کی کردار سازی کے لیے نہایت اہم ادبی سرمایہ ثابت ہوتا ہے۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-47

خاطر غزنوی کی نظموں کا مطالعہ واضح کرتا ہے کہ شاعر اصلاحی ادب کے بنیادی تقاضوں سے پوری طرح آگاہ ہیں۔ وہ بچوں کو براہِ راست نصیحت کرنے کے بجائے کھیل، منظر، کردار، موسیقیت اور روزمرہ زندگی کے تجربات کے ذریعے اخلاقی، سماجی اور تعلیمی اقدار منتقل کرتے ہیں۔ یہی خصوصیت ان کی نظموں کو محض بچوں کی شاعری نہیں بلکہ شخصیت سازی کا ایک مؤثر ذریعہ بناتی ہے۔ خاطر غزنوی کی شاعری کا ایک اہم امتیاز یہ ہے کہ وہ بچوں کی تربیت کے لیے فطرت، جانوروں، پرندوں اور اپنے گردوپیش کے ماحول کو بطورِ تعلیمی وسیلہ استعمال کرتے ہیں۔ ان کی نظموں میں پھول، تتلی، بادل، درخت، جانور اور شہر محض شعری موضوعات نہیں بلکہ اصلاح و تربیت کے علامتی کردار ہیں۔ شاعر بچوں کے اندر حسنِ ذوق، ماحولیاتی شعور، حب الوطنی، محنت اور معاشرتی ذمہ داری کے جذبات پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ شاعر اصلاحی ادب کے بنیادی تقاضوں سے پوری طرح آگاہ ہیں۔ وہ بچوں کو براہِ راست نصیحت کرنے کے بجائے کھیل، منظر، کردار، موسیقیت اور روزمرہ زندگی کے تجربات کے ذریعے اخلاقی، سماجی اور تعلیمی اقدار منتقل کرتے ہیں۔ یہی خصوصیت ان کی نظموں کو محض بچوں کی شاعری نہیں بلکہ شخصیت سازی کا ایک مؤثر ذریعہ بناتی ہے۔ خاطر غزنوی کی شاعری کا ایک اہم امتیاز یہ ہے کہ وہ بچوں کی تربیت کے لیے فطرت، جانوروں، پرندوں اور اپنے گردوپیش کے ماحول کو بطورِ تعلیمی وسیلہ استعمال کرتے ہیں۔ ان کی نظموں میں پھول، تتلی، بادل، درخت، جانور اور شہر محض شعری موضوعات نہیں بلکہ اصلاح و تربیت کے علامتی کردار ہیں۔ شاعر بچوں کے اندر حسنِ ذوق، ماحولیاتی شعور، حب الوطنی، محنت اور معاشرتی ذمہ داری کے جذبات پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ خاطر غزنوی، ننھّے منّوں کے لیے ننھی منی نظمیں، انجمنِ ترقی اُردو کراچی، ۱۹۶۸، صفحہ نمبر، ۵
۲۔ تسکین آفاق، تتلی، ورلڈ ویو پبلشرز، لاہور، ۳۱ مئی ۲۰۱۸
۳۔ خاطر غزنوی، ننھّے منّوں کے لیے ننھی منی نظمیں، انجمنِ ترقی اُردو کراچی، ۱۹۶۸، صفحہ نمبر، ۶
۴۔ خاطر غزنوی، ننھّے منّوں کے لیے ننھی منی نظمیں، انجمنِ ترقی اُردو کراچی، ۱۹۶۸، صفحہ نمبر، ۷
۵۔ ایضاً صفحہ نمبر، ۸
۶۔ شاہد صدیقی، روزنامہ دنیا، زندگی بھر کی تعلیم، ۱۴ جولائی ۲۰۲۰
۷۔ ایضاً صفحہ نمبر، ۲۹

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-47

۱۸ایضاً ۔صفحہ نمبر،۳۰

۱۹۔ محمد عدنان اکبری نقی،لاہور کہاں کہاں آباد ہے،ماہنامہ نوائے وقت،۳نومبر ۲۰۱۷

۲۰ایضاً ۔صفحہ نمبر،۳۲